السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس کا حکم جواپنے مریدوں کواپنے لئے سجدہ کا حکم کرے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں اللہ رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتاہوں، سب تعریف پروردگارجہان کےلئے ہے اوررحمت سلامتی اشرف انبیاء والمرسلین محمدﷺاوران کی ال اورتمام صحابہ کرام پرہو، اوراس کے بعدپس شان یہ ہے کہ ایک بستی میں اپنے والے آدمی جسے کلیانی کہاجاتا ہے کے متعلق بعض

فی رجل فی قریة یقال لها کلیانی امراتباعه ان یسجدوله ویقبلواقدمه فانکرعلیه بعض العلماء من الفضلاء فلم یرتدع فهل هذا الصنیع من هذا الجاهل بامراتباعه بذلک جائزام لاوهل انکاربعض العلماء علیه واقع فی محله وماجودعلیه ام لا وما حکم هذا السجود الواقع من اتباع لهذاالمبتدع الضال وکذلک الامر بهم بذلک بینواتوجروا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اعلم وفقنااللہ وایاک للصواب وجنبنا مانستوجب به العذاب ان السجود مغیراللہ حرام بنص الکتاب والسنة اما الکتاب فقال تعالی اسجدواللہ واعبدواوقال تعالی لاتسجدووا للشمس ولا للقمروسجدولله الذی خلقهن ان کنتم ایاخ تعبدون فاخبرسبحانه وتعالی ان السجود لمخلوق سواه حرام لایجوزلغیره لانه من خصوصیات الرب سبحانه وتعالی

فضلاء کی طرف سے مجھ پرسوال واردہواہے کہ اس نےاپنےلئے سجدہ کرنے کی اتباع کا حکم دیا ہے اوراپنے اقدام کو بوسہ دینے کا فضلاء میں سے بعض علماء نے اس پرانکارکیا پھر بھی وہ رکا نہیں، پس کیا یہ کام اس جاہل سے کہ اس کی اتباع کا حکم جائزہے یاکہ نہیں، اورکیا بعض علماء کاانکاراس پراپنے محل میں واقع ہے اوروہ اس پرماجورہیں یانہیں، اوراس گمراہ بدعتی کے حکم کی اتباع سے واقع سجدہ کاکیا حکم ہے اوراس طرح لوگوں کواس کا حکم دیناکیا ہے ،بیان کرواجردیئے جاوگے

فاقول وباللہ استمدالتوفیق وبیدہ اذمة التحقیق ، پس میں کہتاہوں، کہ اللہ ہی سے توفیق کی مددطلب کرتاہوں اوراسی کے ہاتھ میں تحقیق کی لگام ہے

میں اللہ رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتاہوں، اللہ تعالی ہمیں اورتجھے توفیق صواب دے اورجن سے ہم عذاب کے سزاوارہوں ان سے بچائے، جانو، کہ کتاب وسنت کی نص کی دلیل سے غیراللہ کوسجدہ کرنا حرام ہے لیکن کتاب اللہ پس فرمایااللہ تعالی نے سجدہ کرواللہ کےلئے اوراس کی عبادت کرواور فرمایااللہ تعالی نے، سورج وچاند کومت سجدہ کروبلکہ جس ذات نے ان کوپیداکیا ہے اس کو سجدہ کرواگرتم خاص اس کی عبادت کرتے ہوتوپس اللہ سبحانہ وتعالی نے خبردی کہ یقیناً اس کے بغیرمخلوق کوسجدہ کرنا حرام ہے اس کے غیرکوجائزنہیں، کیونکہ یہ پروردگارسبحانہ وتعالی

فلایجوزلنبی ولالولی ولالغیرہ واماالسنة فاخرج ابن ماجة من حدیث عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لوامرت احدان یسجدلاحدلامرت المراة ان تسجدلزوجها الحدیث واخرج ابن ماجة ایضا من حدیث عبداللہ ابن ابی اوفی قال لماقدم معاذمن الشام سجد للنبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ماهذایامعاذقال اتیت الشام فوافقتهم یسجدون لاساقفتهم وبطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلک بک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فلا تفعلوفانی لوکنت امراحدان یسجدلغیراللہ لامرت امرأةان تسجدلزوجها الحدیث وعن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال جاءت امرأةالی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم واخرج الترمذی من حدیث ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لوکنت امراحدان یسجدلاحدلامرت امرأةان تسجدلزوجها

کی خصوصیات سے ہے پس کسی نبی ولی اوران کے غیر کےلئے جائزنہیں، لیکن سنت پس ابن ماجہ حضرت عائشہ کی حدیث لائے ہیں یقیناً رسول کریمﷺ نے فرمایااگرمیں کسی کوسجدہ کا حکم دیتا تومیں عورت کواپنے خاوند کےلئے سجدہ کا حکم دیتا (الحدیث) اورنیزابن ماجہ نے عبداللہ بن ابی اوفی کی حدیث نکالی ہے فرماتے ہیں جب حضرت معاذؓشام سے آئے توانہوں نے رسول کریمﷺ کوسجدہ کیا آپؐ نے فرمایا، معاذیہ کیا ہے تواس نے کہامیں شام سے آیاہوں پس میں نے ان کوموافقت پایاکہ وہ کاہنوں اورجرنیلوں کوسجدہ کرتے ہیں پس آپؐ کے ساتھ یہ کرنے کےلئے میرے نفس نے محبوب جانا، پس آنحضرتﷺ نے فرمایاایسامت کروپس یقیناً اگرمیں کسی غیرااللہ کوسجدہ کرنے کا حکم دیتا توعورت کواس کے خاوند کےلئے سجدہ کا حکم دیتا (الحدیث) اورامام ترمذی نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے وہ رسول کریمﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایااگرمیں کسی کوکسی ایک کےلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا توعورت کواس کے خاوند کےلئے سجدہ کا حکم دیتااورحضرت ابی ہریرہ سے ہی آتی ہے کہ وہ فرماتے ہیں ایک عورت رسول کریمﷺ کے پاس آئی پس اس نے کہامیں فلاں کی بیٹی ہوں آپؐ نے فرمایامیں نے تجھے پہچان لیا ہے تجھے کیاضرورت ہے میری ضرورت میرے چچیرے عابدکی طرف ہے آپؐ نے فرمایامیں نے اسے پہچان لیا ہے اس

فقالت انافلانة بنت فلان قال قدعرفتک فماحاجتک قالتحاجتی الی ابن عمی العابدقال قدعرفته قالت یخطبنی فاخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة فان کان شیا اطبقه تزوجته قال من حقه انه لوسالت منخراه دماوقیحا فلحسته بلسانک ماادیت حقه لوکان ینبغی لبشران یسجدلبشرلامرت المراة ان تسجدلزوجها اذادخل علیها کمافضله اللہ علیها الحدیث رواه البزاروالحاکم وقال صحیح الاسنادواخرج الامام احمدباسنادجید عن انس بن مالک رضی اللہ عنه قال کان اهل بیت من الانصارلهم جمل مسنون علیه وانه استصعب علیهم فمنعهم ظهره وان الانصارجاواالی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقالوانه کان لناجمل نسنی علیه وانه استصعب علینا ومنعنا ظهره وقدعطش الزرع والنخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صحابه قوموافقاموندخل

الحائط واحمل فی ناحیۃ فمشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ فقالت الانصار یا رسول اللہ قد صار مثل الکلب نخاف علیک صولتہ

نے کہا وہ مجھ سے منگنی کرتا ہے پس آپؐ مجھے خاوند کے حقوق جو عورت پر ہیں بتاو پس اگر وہ اس قسم کے ہوئے کہ میں ان کے برداشت کرنے کی طاقت رکھوں تو اس سے نکاح کرلوں گی آپؐ نے فرمایا بیشک اگر اس کے ناک
کے دونوں نتھنوں سے خون اور پیپ بہے اور تو اسے اپنی زبان سے چاٹ لے پھر بھی تو نے اس کا حق ادا نہیں کیا، اگر کسی انسان کو حکم ہوتا کہ وہ کسی کے لئے سجدہ کرے تو میں عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا جب
وہ اس پر داخل ہو جیسے کہ اللہ نے اسے اس پر فضیلت دی ہے الحدیث اسے بزار اور حاکم نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح اسناد والی ہے اور امام احمد اسناد جید کے ساتھ انس بن مالک سے لائے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ
انصاریوں میں سے ایک گھر والوں کے لئے ایک زیادہ عمر اونٹ تھا اور بیشک وہ ان پر مشکل ہو گیا اور اس نے اپنی پٹھ ان کے سوار ہونے سے روک لی اور انصار رسول کریم ﷺ کے پاس آئے پس انہوں نے کہا جی بات یہ ہے
کہ ہمارے ایک عمر رسیدہ اونٹ ہے اور وہ ہم پر بہت دشوار ہے اس نے اپنی پٹھ ہم سے روک لی ہے اور اس نے کھیتی اور کھجوروں کو پیاسا چھوڑ دیا ہے پس رسول کریمؐ نے اپنے ساتھیوں سے اٹھنے کو کہا پس وہ کھڑے ہوگئے
پس آپؐ دیوار میں سے داخل ہوگئے اور اونٹ ایک کونے میں تھا پس رسول کریمؐ اس کی طرف

فقال لیس علی منہ باس فلما نظر الجمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل نحوہ حتی خر ساجد بین یدیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنا صیتہ اذل ما کانت قط حتی ادخلہ فی العمل فقال لہ اصحابہ یا رسول اللہ ہذہ بہیمۃ لا تعقل تسجد لک و نحن
نعقل فنحن احق ان نسجد لک قال لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر ولو صلح لبشر ان یسجد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا لعظم حقہ علیہا الحدیث واخرجہ البزار او نحوہ ورواہ النسائی مختصرا وابن حبان فی صحیحہ من حدیث ابی ہریرۃ والاحادیث فی ہذا الباب
کثیرۃ وفیما ذکرناہ کفایۃ لمن لہ ایۃ اذا تقرر ذلک علمت ان السجود لغیر اللہ حرام بنص الکتاب العزیز وسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہذا الرجل المبتدع الذی امر اتباعہ بالسجود لہ مرتکب معصیۃ عظیمۃ وخصلۃ جسیمۃ ان لم تکن کفرا فلا شک انہا
کبیرۃ من الکبائر فالواجب علیہ التوبۃ من ہذہ المعصیۃ والرجوع عنہا واما القوم الساجدون لہ فان کانوا جاہلین فالواجب

چلے پس انصاریوں نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ تو کتے کی طرح باولا ہے ہم اس کے آپ پر حملہ کرنے سے خطرہ محسوس کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا مجھے اس پر کوئی خطرہ نہیں، پس جب اونٹ نے رسول کریمؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی طرف
چلا حتی کہ آپؐ کے سامنے سجدہ میں گر گیا پس آپؐ نے اس کی پیشانی کو پکڑا وہ اس سے پہلے ذلیل نہیں تھا، پس آپؐ نے اسے کام میں لگا دیا پس آپؐ کے لئے صحابہؓ نے کہا یا حضرت یہ بے عقل چارپایہ آپؐ کو سجدہ کرتا ہے ہم
باعقل آپؐ کو کیوں نہ سجدہ کریں ہم زیادہ مستحق ہیں آپؐ کو سجدہ کرنے کے پس آپؐ نے فرمایا کسی انسان کے لئے درست نہیں کہ دوسرے کے لئے سجدہ کرے اور نسائی اسے مختصر لائے ہیں اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابی ہریرۃؓ
سے لائے ہیں اور احادیث اس بات میں بہت ہیں اور جو ہم نے ذکر کیا ہے یہ ہدایت یافتہ کے لئے کفایت ہے جب آپؐ کے لئے یہ چیز ثابت ہوگئی تو آپ جان لیں گے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا کتاب عزیز اور سنت رسول اللہ
ﷺ کی نص سے حرام ہے پس یہ بدعتی انسان جس نے اپنے لئے سجدہ کرنے کا اتباع کو حکم دیا ہے بڑی معصیت اور بہت بڑی خصلت کا مرتکب ہوا اگر یہ کفر نہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ کبیرہ گناہ ضرور ہے پس اس پر اس
گناہ سے توبہ اور رجوع کرنا ضروری ہے اور لیکن اس کو سجدہ کرنے والی قوم اگر وہ جاہگ ہیں پس اس کی راہنمائی کرنا ضروری ہے کہ بیشک

ارشادہم بان السجود لغیر اللہ حرام بل فی بعض صورۃ یکون کفرا قال العلامۃ ابن حجر المکی فی شرح ابی فضل فی باب سجود الشکر وسجود الجہات بین یدی مشائخہم حرام اتفاقا ولو بقصد التقرب الی اللہ وفی بعض صورۃ یکون کفرا انتہی-

وقال ایضا فی کتابہ المسمی بالاعلام بقواطع الاسلام وقد صرحوا بان سجود جہلۃ الصوفیۃ بین ایدی مشائخہم حرام وفی بعض صورۃ یکون کفرا فعلم من کلامہم ان السجود بین ایدی الغیر منہ ماہو کفر، ومنہ ماہو حرام غیر کفر فالکفر ان یقصد
السجود للمخلوق والحرام ان بقصدہ اللہ تعالی معظما بذلک من غیر ان بقصدہ اول یکون لہ قصدا انتہی وفی الدر المختار مایفعلہ الجہال من بین تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء حرام والفاعل والراضی بہ اثمان لانہ یشبہ عبادۃ الوثن وہل
یکون کفر فعلی وجہ العبادۃ والتعظیم کفر وعلی وجہ التحیۃ لا وصار اثما مرتکبا للکبیرۃ وفی الملتقط التواضع لغیر اللہ حرام انتہی-

غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہوجاتا ہے علامہ ابن حجر مکی شرح ابی فضل کے باب سجود الشکر میں فرماتے ہیں اور جاہلوں کا اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ کرنا حرام ہے اتفاقا اگرچہ اللہ کے قریب ہونے کے لئے
کیوں نہ ہو اور بعض صورتوں میں کفر ہوتا ہے نیز وہ اپنی کتاب موسوم بہ الاعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں اور تحقیق انہوں نے تصریح کی ہے کہ بیشک جاہل صوفیوں کا اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ کرنا حرام اور بعض صورتوں
میں کفر ہوجاتا ہے پس ان کے کلام سے معلوم ہو گیا کہ بیشک غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا اس سے بعض صورتوں میں تو کفر ہے اور بعض حرام ہے کفر نہیں پس کفر تو یہ ہے کہ مخلوق کے لئے سجدہ کا قصد کیا جائے اور حرام یہ ہے کہ
قصد اللہ کا ہو اور غیر کی تعظیم مطلوب ہو لیکن اس کا قصد نہ کیا جائے یا اس کا قصد ہو ہی نہ اور در مختار میں ہے جو جاہل کرتے ہیں علماء عظماء کے سامنے زمین کو بوسہ دینا حرام ہے اور اس کا کرنیوالا اور اسے پسند کرنیوالا دونوں گنہگار
ہیں کیونکہ یہ بت کی عبادت کے مشابہ ہے اور کیا کفر ہوگا، پس عبادت اور تعظیم کے طریق پر کفر ہے اور سلام وتحفہ کے طریق پر کفر نہیں اور ہوگا وہ مرتکب کبیرہ گناہ کا اور الملتقط میں ہے غیر اللہ کی تواضع حرام ہے

قال فی الشامی قال الزیلعی وذکر الصدر انہ لا یکفر بہذا السجود لانہ یراد بہ التحیۃ وقال شمس الائمۃ السرخسی ان کان لغیر اللہ تعالی علی وجہ التعظیم کفر انتہی قال القہستانی وفی الظہیریۃ یکفر بالسجود مطلقا وفی الزاہدی الایماء فی السلام الی قریب
الرکوع کالسجود وفی المحیط انہ یکرہ الانحناء للسلطان غیرہ انتہی وظاہر کلامہم اطلاق السجود علی ہذا التقبیل انتہی وفی الفتاوی الحادیۃ نقلا عن نصاب الاحتساب اذا سجد لغیر اللہ یکفر لان وضع الجبہۃ علی الارض لا یجوز الا للہ تعالی واذا قال اہل
الحرب لمسلم اسجد للملک والا قتلناک فالافضل ان لا یسجد لانہ کفر صورۃ والافضل للانسان ان لا یاتی بما ہو کفر صورۃ وان کان فی حالۃ الاکراہ والانحناء للسلطان او لغیرہ مکروہ لانہ یشبہ فعل المجوس- وفی المفاتیح مایفعلہ کثر من الجہلۃ من السجود
بین یدی المشائخ فان ذلک حرام قطعا بکل حال سواء کانت الی القبلۃ اوالی

شامی میں کہا ہے اس نے مصنف زیلعی فرماتے ہیں اور صدر نے ذکر کیا ہے کہ اس سجدہ کی وجہ سے کافر نہ ہوگا کیونکہ اس سے سلام وغیرہ کا قصد ہوتا ہے اور شمس الائمہ خسی فرماتے ہیں اگر غیر اللہ کے لئے ہو تو کفر ہے ختم شد
قہستانی نے کہا ہے کہ ظہیرہ میں ہے کہ مطلق سجدہ غیر کو کرنے سے کفر ہوگا مطلقا اور زاہدی میں ہے سلام میں اشارہ رکوع کے قریب ہو کرنا سجدہ ہی کی طرح ہے اور محیط میں ہے کہ بادشاہ اور دوسرے کے لئے جھکنا مکروہ ہے
ختم شد اور ان کے کلام کے ظاہر سے تو اس قسم پر سجدہ کا طلاق ہے، اور فتاوی حماد میں نصاب الاحتساب سے نقل کیا ہے کہ جب غیر اللہ کو کوئی سجدہ کرے تو وہ کافر ہوگیا، کیونکہ غیر اللہ کے سوا کسی کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا
ناجائز ہے اور جب دشمن مسلمان کو سجدہ کا حکم دے اور کہے ورنہ تجھے ہم قتل کردیں گے پس افضل تو یہ ہے کہ سجدہ نہ کرے کیونکہ یہ صورۃ کفر ہے اور انسان کو افضل یہ کہ صورۃ کفر والے کام نہ کرے اور اگر مجبوری کی حالت میں
ہو اور بادشاہ اور اس کے غیر کے لئے جھکنا مکروہ ہے کیونکہ یہ بے دینوں کے فعل کے مشابہ ہے اور مفاتیح میں ہے جو جاہل صوفی اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ وغیرہ کرتے ہیں پس بیشک یہ قطعا حرام ہے ہر حالت میں خواہ قبلہ کی
طر ہو یا غیر کی طرف اور خواہ

غیرہا سواء قصد السجود للہ تعالی او غفل عنہ انتہی- فالحاصل ان سجود ہولاء الجہلۃ العوام الذی ہم کالانعام للمبتدع الضال الذکور حرام من قسم السجود لتعظیم المخلوق لا من قسم مایراد بہ التحیۃ المنونۃ لان التحیۃ المسنونۃ قد ارشد الیہا الشارع باللسان
لا بالانحناء ولا بالسجود فد خالفتہم لما امر بہ الشارع الذی جاء نا بالاحکام وعلمنا ما ینفعنا وحذرنا ممایوجب غضب الالہ العلام دلیل علی قبح فعل الجہل الذکورین وقبح الامر بہم بذلک بل بعد ارشادہم و تعلیمہم بان الفعل حرام وبقاء ہم علی فعل
ہذا الامر الحرام لا یبعد القول بکفرہم وکفر مرشدہم المبتدع الضال واللہ سبحانہ وتعالی اعلم و صلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ وسلم- ثم بعد تحریر ہذا الجواب وارسالہ الی السائل کثر اللہ فوائدہ ورد علیہ سوال اخر وہو ما قولکم ادام اللہ فضلکم فی
تقبیل الید امکروہ ام لا وقد روی الترمذی فی جامعہ من حدیث صفوان بن عسال قال ان قوما من الیہود قبلوا ید النبی صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم ورجلہ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح -

اللہ کو سجدہ کا قصد کرے یا اس سے غافل ہو، پس حاصل کلام یہ ہے کہ یقیناً ان جاہل عوام کالانعام کا مذکور گمراہ بدعتی کو سجدہ کرنا حرام ہے مخلوق کی تعظیم والے سجود کی قسم سے ہے نہ کہ اس قسم سے جس سے مسنون سلام مراد لیا جاتا ہے کیونکہ مسنون سلام کےلئے شارع علیہ نے زبان کے ساتھ راہنمائی فرمائی ہے نہ کہ جھکنے اور سجدہ کرنے سے پس ان کا شارع علیہ کے حکم کی مخالفت کرنا، شارع علیہ جو ہمارے پاس احکام لائے اور ہمیں فائدہ مند امور سکھلائے اور ہمیں اس چیز سے ڈرایا جو بڑے عالم اللہ تعالی کے غضب کا سبب بنتی ہے وان جاہل صوفیوں مذکورہ کے فعل کی قباحت پر دلالت کرتی ہے اور اس کے حکم دینے کی قباحت پر دلالت کرتی ہے بلکہ ان کی راہنمائی اور ان کو تعلیم دینے کے بعد کہ یہ کام حرام ہے اور ان کے اس کام پر باقی رہنے کے بعد ان پر کفر کا فتوی لگانا، اور اللہ سبحانہ، عالم ہم سے زیادہ ہے اور خدا تعالی ہمارے سردار محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت کرے ۔ پھر اس جواب کو لکھ کر سائل کی طرف بھیجنے کے بعد اللہ اس کے فوائد کو زیادہ کرے، اس پر دوسرا سوال وارد ہوا کیا تمہارا قول ہے خدا تمہارے فضل کو ہمیشہ رکھے ہاتھ کو چومنے کے متعلق ۔ کیا یہ مکروہ ہے یا نہیں اور تحقیق امام ترمذی اپنی جامع میں صفوان بن عسال کی حدیث لائے ہیں ۔ کہ یقیناً یہود کی ایک قوم نے رسول کریمؐ کے ہاتھ چوما اور پاوں کو بھی اور امام ترمذی نے کہا ہے حدیث حسن صحیح ہے ۔ ۔

وروی الحاکم فی مستدرکہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم فقال یارسول اللہ ارنی شیا ازداد بہ یقینا فقال اذہب الی تلک الشجرۃ فادعہا فذہب الیہا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم یدعوک نجاءت حتی سلمت علی النبی صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم فقال لہا ارجعی فرجعت قال ثم اذن لہ تقبل راسہ ورجلیہ الحدیث ولایخفی ان تقبیل الید والرجل لایحصل بدون الانحناء وقد ثبت النہی عن الانحناء کما فی الترمذی من حدیث انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یارسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ اینحنی لہ قال لاقال فیلتزمہ ویقبلہ قال لاقال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم قال الترمذی ہذا حدیث حسن فاذا کان انحناء بعضنا لبعض ممنوع فما التوفیق بین الاحادیث الواردۃ بتقبیل ید الرجل ورجلہ فان ذلک لایمکن بدون الانحناء وما تقبیل الرجل وذا قلتم بجوازہ فبای صفۃ یکون وہل ورد فی کیفیتہ حدیث بینوا توجروا وقد

اور امام حاکم اپنی مستدرک میں لائے ہیں کہ ایک انسان رسول اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسولؐ اللہ مجھے ایسی چیز دکھا و جس سے میرا یقین زیادہ ہو جائے آپؐ نے فرمایا، اس درخت کے پاس جا کر اسے پکار، وہ اس کر طرف گیا، اور کہا، کہ یقیناً رسولؐ اللہ تجھے بلاتے ہیں پس اس درخت نے آپؐ کے پاس آکر آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے اس کو لوٹنے کا حکم دیا وہ لوٹ گیا راوی کہتے ہیں پھر آنحضرتؐ نے اسے اجازت دی تو اس انسان نے آپؐ کے سر اور پاوں کو بوسہ دیا (الحدیث) اور یہ پوشیدہ نہیں، کہ ہاتھ اور پاوں کا بوسہ دینا بغیر جھکنے کے حاصل نہیں ہوسکتا حالانکہ جھکنے سے نہی ثابت ہو چکی ہے، جیسے کہ جامع ترمذی شریف میں حضرت انسؓ سے حدیث ہے راوی کہتا ہے کے آنحضرتؐ سے ایک انسان نے کہا کہ یارسول اللہ ہم سے ایک انسان اپنے بھائی سے ملتا ہے کیا وہ اس کے لئے جھک سکتا ہے آپؐ نے فرمایا نہیں اس نے کہا پس اسے چمٹ جائے اور اس کا بوسہ لے لے آپؐ نے فرمایا نہیں، اس نے عرض کی کیا اس کے ہاتھ کو پکڑ کر مصافحہ کرے فرمایا ہاں، امام ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے پس جب ہم سے بعض کے لئے جھکنا ہے تو ان احادیث کے درمیان جن میں آدمی کے ہاتھ و پاوں چومنے کا ذکر آتا ہے کیا تطبیق ہے اور جب تم اسے جائز کرو تو کس صفت سے ہوگا کیا اس کی کیفیت کے متعلق کوئی حدیث آئی ہے، بیان کرو تمھیں اجر

وردالنہی ایضا عن مجرد التقبیل مطلقا سواء کان تقبیل ید اورجل اوشئی من اعضاء الانسان کما رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ من حدیث ابی ریحانۃ فتفضلوا بالجواب الشافی لازلتم اہلا لعل المشکلات - فاقول

بسم اللہ الرحمن الرحیم - متوکلا علیہ وطالبا منہ التوفیق لاصابۃ الصواب اعلم ان ائمۃ الاصول ومنہم الامام السبکی فی جمع الجوامع وغیرہ صرحوبان الواحد بالشخص لہ جہتان واوردولذلک امثلۃ یستفادمنہ جواب ما استشکلہ السائل کثر اللہ فوائدہ وزادفی علمہ وذلک ان الانحناء فیذاتہ للمخلوق ممنوع بنص الحدیث الذی ذکرہ السائل کثر اللہ فوائدہ ولکنہ حیث کان غیر مقصود فی ذاتہ بل وسیلۃ الی امر مطلوب لم یکن ممنوعا وذلک ان تقبیل ید الرجل ورجلہ لایحصل بغیر الانحناء فلما کان فی ذاتہ غیر مقصود بل وسیلۃ الی امر مطلوب لم یدخل فی قسم الانحناء الممنوع

ملیگا اور خالی بوسہ لینے سے بھی نہی آئی ہے مطلقا، خواہ ہاتھ یا پاوں کا یا انسان کے اعضاء میں سے کسی اور چیز کا ہو، جیسے کہ ابن ابی شیبہ اپنی کتاب میں ابن ریحانۃ کی حدیث لاتے ہیں جواب شافی فضل کرو تم ہمیشہ مشکلات کے حل کرنے میں قابل ہو، پس میں کہتا ہوں، شروع کرتا ہوں میں رحمن ورحیم کے نام سے اللہ پر توکل کرتا ہوا اور اس سے درستگی تک پہنچنے کی توفیق طلب کرتا ہوں، جان، کہ اصول کے ائمہ اور ان سے امام سبکی نے اور ان کے غیر نے تصریح کی ہے کہ کسی انسان کو پانے والے کی دو وجوہات ہیں اور انہوں نے کئی مثالیں بیان کی ہیں جن سے جس چیز کو سائل نے مشکل خیال کیا ہے جواب ہوسکتا ہے اللہ اس کے فوائد کو زیادہ کرے اور اس کے علم میں زیادتی کرے اور یہ اس وجہ سے کہ یقیناً اللہ کے سوا مخلوق کی ذات کےلئے جھکنا نص حدیث کے ساتھ ممنوع ہے جیسے سائل نے ذکر کیا ہے خدا اس کے فوائد کو زیادہ کرے اور لیکن وہ بذات مقصود نہ ہو بلکہ مطلوبہ امر کےلئے وسیلہ ہو تو ممنوع نہیں ہے اور یہ اس لئے کہ ہاتھ پاوں کا بوسہ جھکنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا، پس جب وہ اپنی ذات میں غیر مقصود ہے پس امر مطلوب کی طرف وسیلہ ہے تو یہ انحاء ممنوع میں داخل نہ ہو، پس ممنوع صرف

فالممنوع ہوالانحناء المجرد والمشابۃ للعبادۃ لا الانحناء الذی لیس مقصودا فی ذاتہ بل وسیلۃ الی امر مطلوب کتقبیل ید الوالدین او العالم او الشریف او الامام العادل رجلہ او الحجر الاسود فما کان وسیلۃ الی امر مطلوب غیر مقصود لذاتہ لم یدخل فی قسم الانحناء المجرد والمنہی عنہ وقد ثبت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الحجر الاسود وسجد علیہ وشرع ذلک لامتہ فلم یکن الانحناء لتحصیل ہذہ السنۃ من قسم الممنوع وما نحن فیہ ذلک ہذا ما ظہر للحقیر اسیر التقصیر واللہ سبحانہ وتعالی اعلم واما قول السائل زاد اللہ فی علمہ انہ ثبت النہی عن التقبیل مطلقا سواء کان تقبیل ید اورجل اوشئی من اعضاء الانسان کما فی مصنف ابن ابی شیبۃ من حدیث ابی ریحانۃ فجوابہ من وجوہ الاول ان السائل لم یذکر رجال الحدیث ولفظہ حتی ینظر فی رجالہ ومتنہ - ولیس ابن ابی شیبۃ ممن شرط الصحۃ فی مصنفہ بل فیہ الصحیح والحسن والضعیف الساقط

خالی جھکنا ہے جو کہ عبادت کے مشابہ ہے نہ کہ وہ جھکنا جو کہ اپنی ذات میں مقصود نہیں ہے بلکہ امر مطلوب کی طرف وسیلہ ہو جیسے کہ والدین کے ہاتھ یا عالم کے یا شریف اور امام عادل کے پاوں کا بوسہ لینا یا حجر اسود کا پس جو جھکنا امر مطلوب کی طرف وسیلہ ہو اور اپنی ذات کےلئے مقصود ہو وہ اس مطلق انحناء منہی عنہ کی قسم میں داخل نہیں ہے اور تحقیق ثابت ہے کہ رسول کریمؐ نے حجر اسود کا بوسہ لیا اور اس پر سجدہ کیا اور اس کو اپنی امت کےلئے شروع ٹھہرایا، پس جو جھکنا اس سنت کو حاصل کرنے کےلئے ہے وہ ممنوع کی قسم سے نہیں ہے اور جس مسئلہ میں ہم ہیں وہ اسی سے ہے یہ وہ چیز جو مجھ حقیر کمی کے قیدی کےلئے ظاہر ہوئی اور اللہ سبحانہ، تعالی زیادہ عالم ہے اور لیکن سائل کا قول، خدا اس کا علم میں زیادتی کرے کہ مطلقا تقبیل سے نہی ثابت ہو چکی ہے خواہ ہاتھ، پاوں یا اعضاء انسان میں کسی اور عضو کا بوسہ لینا ہو، جیسے ابن ابی شیبہ کی کتاب میں ابی ریحانہؓ کی حدیث ہے پس اس کا جواب کئی وجود سے ہے، پہلی وجہ تو یہ ہے کہ سائل نے رجال حدیث کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اس کے الفاظ کا، تاکہ اس کے متن اور رجال کو دیکھا جائے اور ابن ابی شیبہ ان مصنفوں سے نہیں ہے جنھوں نے اپنی کتاب کی صحت کی شرط لگائی ہے بلکہ اس کی کتاب میں احادیث، صحیح، حسن اور ضعیف گری ہوئی ہیں

الوجہ الثانی ان الاحادیث الواردۃ فی تقبیل الید والرجل والبطن والخد والفم فی ابی داود - ومصنف الحافظ ابی سعید احمد بن محمد بن زیاد ن النعروف بابن الاعرابی احد تلامذۃ ابی داود وراوی سننہ عنہ تخالف ما نقلہ السائل عن مصنف ابن ابی شیبۃ فہی مقدمۃ واصح فلنذکر من ذلک ما ینشرح لہ الصدر ان شاء اللہ - اخرج الترمذی فی جامعہ قال حدثنا ابو کریب عبد اللہ بن ادریس وابو اسامۃ عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد اللہ بن مسلمۃ - عن صفوان بن عسال قال قال یہودی لصاحبہ اذہب بنا الی ہذا النبی فقال صاحبہ لاتقل نبی فانہ لوسمعک کان لہ اربعۃ اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع ایات بنات - فقال لہ تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرفوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ بالحق ولا تمشوا ببری ء الی ذی سلطان لیقتلہ

دوسری وجہ یہ ہے، کہ یقیناً وہ احادیث جو ہاتھ، پیر، پیٹ رخسارہ اور منہ کا بوسہ لینے میں ابی داود، اور حافظ ابی سعید احمد بن محمد بن زیاد جو کہ ابن الاعرابی کے ساتھ معروف ہیں کی کتاب میں وارد ہونے والی مخالف ہیں سائل کی

نقل کی ہوئی ابن ابی شیبہ والی حدیث کے (ابن الاعرابی امام ابی داود کے تلامذہ میں سے ہے) پس یہ احادیث مقدم ہیں اوراس سے اصح ہیں پس ہم وہ احادیث ذکر کرتے ہیں جن سے سائل کا شرح صدر ہوجا ئیگا، انشاء اللہ، امام ترمذی اپنی جامع ترمذی شریف میں لائے ہیں وہ روایت کرتے ہیں ابو کریب عبداللہ بن ادریس سے اور ابواسامہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبداللہ بن سلمہ سے وہ صفوان بن عسال سے راوی کہتا ہے یہودی نےاپنے ساتھی سے کہامیرے ساتھ اس نبیؑ کے پاس چلواس کے ساتھی نے کہا نبیؑ مت کہو، کیونکہ ہوسکتا ہے وہ اسے سن لے اس کےلئے چار آنکھیں ہیں تووہ دونوں رسول کریمؐ کے پاس آئے اور آپؐ سے تو واضح آیات کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کسی کو مت ٹھہراو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، اورجن جان کو اللہ نے حق کے بغیر مت قتل کرو، اور بری انسان کو بادشاہ کے پاس نہ کے جاو، تاکہ وہ اسے قتل کرے

ولا تسحر واولاتا کلواالربا ولاتقذفوا محصنۃ ولاتولوایوم الزحف و علیکم خاصۃ معشرالیہود ان لاتعتدووانی السبت قال نقبلا یدیہ ورجلیہ الحدیث رواہ الامام احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح- واخرجہ ایضا النسائی وابن ماجہ وابن جریر فی تفسیرہ وہو مشکل لان عبداللہ بن سلمۃ فی حفظہ قد تکلموافیہ ولعلہ انقلب علیہ التسع بالعشر الکلمات فانہا وصایا فی التوراۃ لاتعلق لہا لقیام الحجۃ علی فرعون انتہی- واخرج ابوداود من حدیث الزارع وکان فی وفد عبدالقیس قال فجعلنا تتبادر من رواحلنا فتقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلیہ الحدیث واخرج ابوداود من حدیث ایضا من حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلی ان عبداللہ بن عمر حدثہ وذکر قصۃ قال فدنونا یعنی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلنا یدہ- وعن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال جآء اعربی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اورجادو نہ کرو رباکومت کھاواور پاکدمن کو تہمت نہ لگاواور لڑائی کے دن پٹھ مت پھیر واوراے یہود کے گروہ تم پر خصوصا یہ ہے کہ ہفتہ کے دن میں زیاتی مت کرو راوی کہتے ہیں ان دونوں نے آپؐ ے ہاتھ پیر کا بوسہ لیا اسے امام حمداور ترمذی لائے ہیں اور ترمذی نے فرمایا ہے یہ حدیث حسن وصیح ہے، اوراسے نسائی اور امام ابن ماجہ اور ابن جریر اپنی تفسیر میں لائے ہیں اور یہ مشکل ہے کیونکہ عبداللہ بن سلمہ کے حافظ میں محدثین نے کلام کیا ہے اور شاید کہ اس پر نو دس کلمات کے ساتھ بدل گئے ہیں کیونکہ یہ توارات میں وصایا ہیں ان کا تعلق فرعون پر حجت قائم کرنے سے کہا ہے، اور امام ابوداود زراع کی حدیث لائے ہیں اور وہ عبدالقیس کے وفد میں تھا کہا راوی نے پس شروع ہوئے ہم اپنی سواریوں سے سبقت لے جاتے تھے تاکہ ہم رسول کریمؐ کے ہاتھ پاوں کا بوسہ لیں امام ابوداود حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلی عن عبداللہ بن عمرؓ والی بھی لائے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اسے حدیث سنائی اور ایک قصہ ذکر کیا کہا اس نے ہم رسول کریم ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپؐ کے ہاتھ اور آپؐ کے پاوں کا بوسہ دیا، اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک جنگلی رسول کریم ﷺ

فقال یارسول اللہ انی اسلمت فادنی شیئا ازداد بہ یقینا قال ماترید قال ادع تلک الشجرۃ فلتاتک قال اذہب الیہا فادعہا وقل لہا اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمالت فقطعت عروقہا وفروعہا حتی اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت السلام علیک فقال حسبی قال فمرہا فلترجع فرجعت فدلت عروقہا فی ذلک المکان ثم استوت کما کانت فقال ایذن ان اقبل راسک ورجلیک فاذن لہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبل راسہ ورجلیہ قال اذن لی ان اسجد لک قال لا یسجد احد لاحد ولوکنت امر احدان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا تعظیما لحقہ، رواہ الحاکم فی المستدرک وابن الاعرابی رسالتہ فی التقبیل والمعانقۃ والمصافحۃ الحافظ بن حجر فی فتح الباری وقال الحافظ فی فتح الباری وقد جمع الحافظ ابوبکر بن المقری جزء فی التقبیل سمعناہ واوردفیہ

کے پاس آیا اوراس نے کہا یا رسولؐ اللہ میں اسلام لے آیا ہوں مجھے ایسی چیز دکھایئے جس سے میرا یقین زیادہ ہوجائے آپؐ نے فرمایا تیرا کیا ارادہ ہے، اس نے کہا میں اس درخت کو بلاوں پس وہ آپؐ کے پاس آجائے آپؐ نے فرمایا اپھا اس درخت کی طرف جاواوراسے کہو رسول کریم ﷺ کو جواب دے پس وہ درخت جھک گیا تو اس انسان نے اس کی شاخیں اور جڑیں کاٹ کر رسول کریم ﷺ کے پاس لے آیا پس انہوں نے آکر کہا آپؐ پر سلام ہواس انسان نے کہا پس مجھے اتنی نشانی کافی ہے آپؐ نے فرمایا اسے حکم دے کہ لوٹ جائے پس وہ گئیں پس اس کی جڑیں اس جگہ میں مائل ہوگئیں پھر سیدھی ہوگئیں پس اس انسان نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ میرے لئے اجازت مرحت فرمائیں کہ میں آپؐ کے سر اور پاوں کو بوسہ دیا اس نے کہا میرے لئے آپؐ کو سجدہ کرنے کی اجازت عطا فرمائیں آپؐ نے فرمایا کوئی انسان دوسرے کو سجدہ نہ کرے اور اگر میں کسی کو کسی کےلئے سجدہ کا حکم دیتا تومیں عورت کو اس کے خاوند کےلئے سجدہ کا حکم دیتا اس خاوند کے حق کی تعظیم کےلئے الحدیث، اسے حاکم نے مستدرک میں نکلا ہے اور ابن الاعرابی اپنے رسالہ التقبیل والمعانقہ میں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اور تحقیق حافظ ابوبکر بن المقری جزء فی التقبیل سمعناہ نامی رسالہ جمع کیا ہے اوراس میں انہوں نے بہت

احادیث کثیرۃ واثارافمن جیدہا حدیث الزارع العبدی وکان فی وفد عبدالقیس قال فجعلنا نبادر من رواحلنا فنقبل ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورجلیہ اخرجہ ابوداود من حدیث مزیدۃ العصری مثلہ ومن حدیث اسامۃ بن شریک قال قمنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتقبل یدہ- وسندہ قوی ومن حدیث جابر ان عمر قام الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتقبل یدہ- ومن حدیث بریدۃ فی قصۃ الاعرابی والشجرۃ فقال یا رسول اللہ ایذن لی ان اقبل راسک ورجلیک فاذن لہ – واخرج البخاری فی الادب المفرد من روایۃ عبدالرحمن بن رزین قال اخرج لنا سلمۃ بن الاکوع کفا ضخمۃ کانہا کف بعیر فقمنا الیہا فقبلناہا – وعن ثابت انہ قبل ید انس واخرج ایضا ان علیا قبل ید العباس ورجلہ – واخرج ابن المقبری واخرج من طریق ابی مالک الاشجعی قال قلت لابن ابی اوفی نادلنی یدک التی بایعت بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سی احادیث وارد کی ہیں ان تمام سے عمدہ حدیث زراع عبدی کی ہے اوروہ عبدالقیس کے وفد میں تھا راوی کہتا ہے پس شروع ہوئے ہم اپنی سواریوں سے سبقت لے جاتے تھے تاکہ رسول کریمؐ کے ہاتھ پاوں کا بوسہ لیں ۔ اورامام ابی داود مزیدہ العصری کی حدیث اس طرح کی لائی ہیں اور امسامہ بن شریک بھی وہ کہتے ہیں ہم رسول کریم ﷺ کی طرف کھڑے ہوئے پس ہم نے اپنے ہاتھ کا بوسہ لیا ۔ اوراس کی سند قوی ہے اور جابرؓ کی حدیث سے کہ یشک حضرت عمرؓ فاروق رسول کریم ﷺ کی طرف کھڑے ہوئے اور آپؐ کے ہاتھ کا بوسہ لیا ۔ اور بریدہؓ والی حدیث اعرابی اور سنجرہ (درخت) والے قصہ والی اس اعرابی نے کہا، یا حضرت ﷺ مجھے اپنے سر اور پاوں کو بوسہ دینے کی اجازت دیجیئے آپؐ نے اجازت اسے عطا فرمادی، اور امام بخاری الاب المرد میں عبدالرحمن بن رزین کی حدیث لائے ہیں راوی کہتے ہیں ہمارے لئے سلمہ بن اکوع نے ایک موٹی ہتھیلی تھی نکالی ہم اس کی طرف کھڑے ہوئے اوراس کو بوسہ دیا، اوراسے ابن المقری لائے ہیں اور ابی مالک اشجعی کے طریق سے لائے ہیں روای کہتا ہے میں نے ابن ابی اوفیؓ سے کہا مجھے اپنا وہ ہاتھ پکڑا جس سے آپ نے رسول کریم ﷺ

فنا ولنیہا فقبلتہا وعن عمر انہم لما رجعوامن الغزوحیث فرواقالوانحن الفرارون فقال بل انتم العکادون وانا فئۃ المومنین قال فقبلنا یدہ وقبل ابوامامۃ وکعب بن مالک وصاحباہ ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین تاب اللہ علیہم ذکرہ الابہری وقبل ابوعبیدۃ ید عمر حین قدم وقبل زید بن ثابت ید ابن عباس حین اخذابن عباس برکابہ قال الابہری وانما کرہہا مالک اذاکانت علی وجہ التکبیر والتعظیم واما اذاکانت علی وجہ القربۃ الی اللہ لدینہ اولعلمہ اولشرفہ فان ذلک جائزا نتہی کلام الحافظ بن حجر فی فتح الباری وقال فی فتح الباری ایضا قال لانووی تقبیل ید الرجل لزہدہ وصلاحہ اوعلمہ اوشرفہ اوصیانتہ اونحوذلک من الامور الدینیۃ لایکرہ

کی بیعت کی ہے پس اس نے وہ ہاتھ پکڑایا پس میں اس کو بوسہ دیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ اس لڑائی سے واپس آئے جہاں وہ بھاگ گئے تھے، توصحابہ (رضوان اللہ علیہ اجمعین) نے کہا کہ ہم تو بھاگنے والے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمٍ نے فرمایا بلکہ تم تو دوبارہ حملہ کرنے والے ہواور میں مومنوں کےلئے بمنتظرلہ غنیمت کے ہوں روائیؓ کہتے ہیں، پس ہم آپؐ کے ہاتھ کو بوسہ دیا، اور ابوامامہ اور کعب بن مالک اوع اس کے دونوں ساتھیوں نے جب کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول کی تو رسول کریم ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اسے ابہری نے ذکر کیا ہے اور حضرت ابع عبیدہؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے آنے کے وقت ان کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور حضرت زید بن ثابت نے حضرت ابن عباسؓ کے ہاتھ کو بوسہ دیا جب کہ انہوں نے ان کے گھوڑے کی رکاب پکڑی تھی ابہری فرماتے ہیں اور امام مالک نے اسے صرف اس وجہ سے مکروہ خیال کیا ہے جب کہ یہ بڑے بننے اور تعظیم کےلئے ہواور لیکن جب یہ نیکی کےلئے ہواللہ سے اس کے دین علم اور شرف کی وجہ سے تو تحقیق یہ جائز ہے امام نووی فرماتے ہیں کہ آدمی کے ہاتھ کا بوسہ اس کے زہد، اصلاح، علم شرف اور پاکدامنی کی وجہ یا کسی اور

دینی کام کی وجہ سے تو پھر مکروہ نہیں بلکہ

بل یستحب فان کان لغناہ اوشوکتہ اوجاہہ عنداہل الدنیا فمکروہ شدید الکراہۃ وقال ابوسعید المتولی لایجوزا نتہی - واخرج ابوداود من حدیث عائشۃ فی قصۃ الافک قالت ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البشری یاعائشۃ فان اللہ قدانزل عذرک وقرأعلیہا القران فقال ابوای قومی فقبلی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت احمداللہ عزوجل لاایاکما واخرج ابوداود من حدیث الشعبی مرسلاان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ وقبل مابین عینیہ - واخرج ابوداود ایضا من حدیث ایاس بن دغفل قال رایت ابانضرۃ قبل خداالحسن رضی اللہ عنہ واخرج ابوداود من حدیث البراء قال دخلت مع ابی بکراول ماقدم المدینۃ فاذاعائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قداصابتہا حمی فاتاہاابوبکرفقال

مستحب ہے اور اگر اس کی مالداری شوکت اور مرتبہ کی وجہ سے ہو دینا والوں کے نزدیک تو پھر سخت مکروہ ہے اور ابوسعید متولی کا تو کہنا ہے کہ یہ جائز ہی نہیں، اور امام ابعداود حضرت عائشہ کی حدیث قصہ الافک کے بارے میں لائے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کہا اے عائشہ خوش ہوجا تحقیق اللہ تعالی نے تیرا عذر اتارا اور آپؐ نے حضرت عائشہ پر قرآن پڑھا تو میرے والدین نے مجھے کہا کھڑی ہو رسول کریم ﷺ کے سر کو بوسہ دے تو میں نے عرض کی کہ میں تو اللہ عزوجل کی تعریف کرتی ہوں نہ کر تمہاری، اور ابوداود شعبی کی حدیث لائے ہیں مرسل کہ بیشک رسول اللہ ﷺ حضرت جعفر بن طالب سے ملے پس اسے چمٹ گئے اور اس کی پیشانی کا بوسہ کیا، اور امام داود نیز ایاس بن دغفل کی حدیث بھی لائے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے ابانضرہ کو حضرت حسنؓ کو بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اور امام ابی داود براء کی حدیث لائے ہیں وہ کہتے ہیں جب میں مدینہ میں پہلے پہل آیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ داخل ہوا اچانک ان کی بیٹی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھی انہیں بخار ہوگیا تھا، تو اس کے پاس حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لے گئے اور اسے کہا اے بیٹی تیرا کیا حال ہے اور اس کے رخسار کا بوسہ لیا،

واخرج ابوداود فی باب قبلۃ الجسد من حدیث اسید بن حضیر رجل الانصار قال بینما ہویحدث القوم وکان فیہ مزاح بینا یضحکہم فطعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصریۃ بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا لیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ قال انما اردت ہذا یارسول اللہ -

واخرج الحافظ ابوسعید احمد بن محمد المعرف بابن الاعرابی تلمیذابی داود وراوی سننہ عنہ فی رساتہ کتاب القبل والعانقۃ والمصافحۃ من حدیث ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاقدم من سفر اوغزوبدا بالمسجد فصلی رکعتین ثم ثنی لفاطمۃ رضی اللہ عنہا ثم بازواجہ قال فتلقتہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا فاعتنقتہ فجعل یقبل فاہ وعینیہ قال ان اللہ بعث اباک بامرلا یبقی بیت مدرولاشعر الاادخلہ اللہ

اور امام ابوداود جسم کے بوسہ دینے کے باب میں انصار کے انسان اسید بن حفیر کی حدیث لائے ہیں راوی کہتے ہیں میں قوم سے بات کررہا تھا جس میں واضح مذاق تھا، جو انہیں ہنسا رہا تھا تو رسول کریم ﷺ نے اس کے پہلو میں ایک لکڑی سے ضرب لگائی تو راوی نے کہا مجھے قصاص دیجئیے آپؐ نے فرمایا قصاص لے لو اس نے کہا آپؐ پر تو قمیص ہے اور مجھ پر قمیص نہیں تھی پس رسول کریم ﷺ نے اپنے جسم سے کپڑے کو اٹھایا پس وہ آپؐ سے چمٹ گیا اور آپؐ کے پہلو کا بوسہ لینے لگا اس نے عرض کی یا رسولؐ اللہ میں نے تو اس کا ارادہ کیا تھا، اور حافظ ابوسعید احمد بن محمد المعروف با بن اللعرابی امام ابی داود کے شاگرد اور ان کی سنن کے راوی ان سے، اپنے رسالہ کتاب القبل والمعانقتہ والمصافتہ میں ابی ثعلبہ خشنیؓ کی حدیث لائے ہیں راوی کہتے ہیں رسول کریمؐ جب کسی سفر یا لڑائی وغیرہ سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں آئے اور وہاں دو رکعات ادا فرماتے پھر حضرت فاطمہؓ کے پاس پھر اپنی بیویوں کے ہاں راوی فرماتے ہیں آنحضرتؐ سے حضرت فاطمۃؓ الذہرؓ ملی پس اس نے آپؐ سے معانقہ کیا پس آپؐ اس کی آنکھ اور منہ کو بوسے دینے لگے آپؐ نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے تیرے ابا جان کو ایسے کام کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ نہ کوئی مکان اور نہ کوئی خیمہ باقی رہے گا حتی کہ اللہ عزوجل اس کی وجہ سے اسے

بہ عزاوذلاحتی یبلغ حیث بلغ وفیہ باسنادہ عن عکرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذاقدم من سفر من مغازیہ قبل فاطمۃ رضی اللہ عنہا وفیہ باسنادہ ان خلد بن الولید استشاراختہ فی شئ فاشارت علیہ فقبل فاہا وفیہ فی باب قبلۃ البطن والجسد باسنادہ عن الحسن بن علی مرسلاان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقی رجلامختضبا باصفرۃ وفی ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم جریدۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حط حط ورس قال فطعن بالجریدۃ فی بطن الرجل فقال الم انہک عن ہذاافاثرفی بطنہ حتی ادماہ فقال الرجل القودیارسول اللہ فقال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتص فقال مالبشرۃ احد فضل علی بشرتی قال فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ ثم قال اقتص فقبل الرجل بطن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ادعہا لعلک تشفع لی بہا یوم القیمۃ -

عزت یا ذلت دے گا حتی اپنے مبلغ کو پہنچ جائیگا، اور اسی میں اس سند سے عکرمہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ بعض لڑائیوں کے سفر سے واپس تشریف لاتے تو حضرت فاطمۃؓ الزہراؓ کا بوسہ لیتے اور اسی کتاب میں اسی اسناد سے ہے کہ تحقیق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ اپنی بہن سے کسی کام سے مشورہ طلب کیا پس اس نے آپؐ پر اشارہ کردیا پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کے منہ کو بوسہ دیا، اسی طرح ابوسعید کے راسالے کتاب القبل والمعانقتہ والمصافتہ کے باب قبلتہ البطن والجسدامیں بمع سند مروی ہے حضرت حسن بن علی کی مرسل روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک ایسے آدمی سے ملے جس نے زرد رنگ استعمال کیا ہوا تھا، آنحضرتؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپؐ نے اسے کہا کہ ورس (بوٹی) کا اتاردو، اتاردو اور یہ کہتے ہوئے کہ میں تجھے اس رنگ سے روکا نہ تھا اس کے پیٹ پر چھڑی ماری حتی کہ زخم ہوگیا، اس آدمی نے قصاص کا مطالبہ کیا آپؐ نے فرمایا رسول خدا سے قصاص لوگے کیا؟ تو وہ کہنے لگا کہ میرے جسم پر کسی کے جسم کو فضیلت حاصل نہیں ہے آنحضرتؐ نے پیٹ ننگا کرتے ہوئے فرمایا کہ قصاص لے لو اس شخص نے بڑھ کر آنحضرتؐ کا پیٹ چوم لیا اور کہنے لگا کہ میں قصاص اس لئے چھوڑ دیتا ہوں کہ آپؐ اس کو عوض قیامت کہ میری شفاعت فرمائیں،

وفیہ باب قبلۃ السرۃ عن عمر بن اسحاق قال کنت امیر مع الحسن بن علی فی بعض طرق المدینۃ فلقیہ ابوہریرۃ فقال جعلنی اللہ فداک اکشف لی عن بطنک حتی اقبل الموضع الذی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ فکشف عن بطنہ فقبل سرتہ -

فہذہ الاحادیث والاثار الواردۃ عن الصحابۃ فی تقبیل الید والرجل والجسد والفم والخد والبطن والسرۃ والکشح کلہا صریح تقبیل ہذہ المواضع المذکورۃ فہی مقدمۃ علی مارواہ ابن ابی شیبۃ من النہی عن تقبیل عضو من اعضاء الانسان علی فرض صتحتہ او محمول علی ماذاکان لغیر غرض دینہ او نحوامرادا وامراۃ اجنبیۃ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم - واما قول السائل کثر اللہ فوائدہ وہل ورد فی کیفیۃ تقبیل الرجل حدیث فجوابہ

اسی طرح باب : قبلتہ السرۃ : میں عمر بن اسحاق کی روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ کی کسی گلی میں حسن بن علی کے ساتھ جا رہا تھا راستے میں حضرت ابوہریرہؓ ملے فرمانے لگے میری جان آپ پر قربان آپ پیٹ ننگا کیجئیے تاکہ میں اس جگہ بوسہ دوں جہاں نبی اکرمؐ بوسہ دیتے ہوئے میں نے دیکھا ہے حسن نے اپنا پیٹ ننگا کیا تو ابوہریرہ نے اس کی ناف کا بوسہ لیا، صحابہ کرامؓ سے مروی یہ احادیث و اثار ہاتھ، پاوں، جسم، منہ، رخسار، پیٹ ناف اور کمر کے بوسے کے بارے میں بالکل صریح ہیں اور ان مقامات کے بوسے کے جواز پر دال ہیں ابن ابی شیبہ کی روایت کو بالغرض صیح بھی مان لیا تو یہ روایات بوجہ کثرت اس پر مقدم ہونگی، (جس میں ہر انسانی عضو کے بوسے کی ممانعت آتی ہے) یا پھر غیر دینی اغراض اور اجنبی عورت اور امر لڑکے پر محمول ہوگی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ،

اور یہ سوال کہ پاوں چومنے کی کیفیت کیا ہے کیا اس بارے میں کوئی حدیث ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ -

لم اقف علی ذلک لکن معرفۃ ذلک بالاستقراء غیر مخفیۃ وہوانہ لایحصل الا بانحناء غیران الفقہاء ذکروافی کیفیۃ تقبیل الحجر الاسودوالرکن الیمانی بان یضع الرجل شقتیہ علی ماذکرمن غیردفع صرتہ بذلک وذلک لایحصل بدون الانحناء فہناکذلک – واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وو صلی اللہ علی خیر خلقہ محمدوالہ وصحبہ وسلم

حررہ المجیب الحقیر الفقیر الی احسان ربہ الکریم الباری حسین بن محسن الانصاری الیمانی السعدی الخزرجی عفااللہ عنہ – امین

نورالعین فتاوی شیخ حسین ص ۲۳۹تا ص ۴۰

مجھے کسی حدیث کا علم نہیں ہے، البتہ استقراء سے اس کی معرفت آسان اور واضح ہے کہ وہ انحناء (جھکاو) کے بغیر ممکن نہیں ہے فقہائے حجراسوداوررکن یمانی کے بوسے کے بارے میں ذکرکیا ہے کہ اس پر آدمی اپنے ہونٹ رکھے اور تھوک نہ لگنے دے انحناء کے بغیر تو یہ بھی ہوسکتا پاوں کو اسی پر قیاس کیا جائیگا، وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمدوالہ وصحبہ وسلم،

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد10ص200-221

محدث فتویٰ